93148 ـ ايك چينى باشنده كا افطارى كے وقت كے متعلق سوال

سوال

ميں چائنہ ميں زير تعليم ہوں، اور جس شہر ميں رہتا ہوں وہ مغربى جانب سے پہاڑوں ميں چھپا ہوا ہے، اور يہاں كے مسلمان باشندے انٹرنيٹ ويب سائٹ سے ليے گئے اوقات كے مطابق افطارى كرتے ہيں، ليكن ميں سورج كى ٹكيا كا خيال ركھتا ہوں، اور جب سورج پہاڑوں كے پيچھے چپ جاتا ہے تو ميں افطار كر كے نماز مغرب ادا كر ليتا ہوں تا كہ افطارى جلد كرنے كى سنت پر عمل ہو سكے، اور يہوديوں كى مخالفت ہو، تو كيا ميرا يہ عمل صحيح ہے ؟
يا كہ ميرے ليے يہ ضرورى ہے كہ ميں كسى بلند جگہ جو پہاڑوں كے مساوى ہو چڑھ كر سورج غائب ہونا ديكھنا ضرورى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اوقات نماز وغيرہ كے ان كلينڈروں پر اعتماد كرنا اس وقت تك جائز ہے جب تك ان كا غلط ہونا ثابت نہ ہو جائے، اور نماز فجر كے متعلق تو ان ميں سے اكثر غلط ہى ہوتے ہيں، ـ اگرچہ ہم سب كو غلط نہ كہيں ـ اور بعض اوقات نماز كيلنڈروں ميں عشاء كى نماز كا وقت بھى صحيح نہيں ہوتا ليكن نماز مغرب كے متعلق تو اس ميں غلطى قليل ہى ہوتى ہے؛ كيونكہ عام لوگوں كے ليے بھى اس كا وقت صحيح معلوم كرنا آسان ہوتا ہے، اور اس كے ليے سورج غروب ہونے كا خيال ركھ كر اس كيلنڈر كى غلطى كو صحيح كيا جا سكتا ہے.

بہر حال غروب شمس كى علامت جس سے روزہ دار كا روزہ افطار ہو جاتا ہے، اور اس سے نماز مغرب كا وقت شروع ہوتا ہے يہ ہے كہ:

حقيقتا افق ميں سورج كى ٹكيا غائب ہو جائے، نہ كہ وہ كسى پہاڑ يا عمارت كے پيچھے چھپے.

صحابہ كرام نے غروب كا وقت بيان كرتے ہوئے سورج كو چھپ جانے سے تعبير كيا ہے، اور اس كے متعلق ان كے الفاظ مختلف وارد ہيں:

بعض نے ـ غابت الشمس " يعنى سورج غائب ہو گيا، كے لفظ بولے ہيں.

اور كوئى صحابى " توارت بالحجاب " يعنى پردہ كے پيچھے چھپ گيا كے لفظ بولے ہيں.

اور تیسرا صحابی " وجبت الشمس " کے لفظ بولتا ہے، اور یہ سب الفاظ ایك ہی معنی یعنی سورج کی پوری ٹکیا غائب ہونے پر دلالت کرتے ہیں.

آپ کے لیے ضروری نہیں کہ آپ کسی بلند جگہ یا پہاڑ پر چڑھ کر سورج کی ٹکیا غائب ہوتے دیکھیں، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس جگہ آپ ہیں، وہاں سے سورج کی ٹکیا افق میں غائب ہو جائے.

لیکن سورج کا صرف پہاڑ کے پیچھے چھپ جانا سورج غائب ہونا شمار نہیں ہو گا، اور اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ جس جگہ آپ ہیں وہاں پہاڑوں کی وجہ سے آپ غروب شمس کا وقت معلوم نہیں کر سکتے، تو غروب شمس کو دوسری علامت کے ذریعہ سے معلوم کیا جا سکتا ہے جو کہ مشرق کی جانب سے اندھیرا آنا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے درج ذیل حدیث میں بیان کیا ہے.

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب اس (مشرق کی) طرف سے رات آ جائے، اور اس (مغرب کی) طرف سے دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کا روزہ افطار ہو گیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1954) صحیح مسلم حدیث نمبر (1100).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: " اقبل اللیل , ادبر النھار ، اور غربت الشمس " علماء رحمہم اللہ کہتے ہیں: یہ تینوں ایك دوسرے کے معانی کو شامل ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سب الفاظ کو جمع اس لیے کیا ہے کہ ہو سکتا ہے کوئی کسی وادی وغیرہ میں ہو اور اسے سورج غروب ہوتا ہوا نظر نہ آئے، تو وہ روشنی ختم ہونے اور اندھیرا ہونے پر اعتماد کرے، واللہ تعالی اعلم "

اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو موجودہ کلینڈروں اور جنتری وغیرہ میں اوقات نماز پر اعتماد کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ کم از کم یہ تو فائدہ دیتی ہے کہ نماز کا وقت شروع ہو چکا ہے، لیکن اگر یہ غلط ثابت ہو جائے تو پھر جنتری وغیرہ پر اعتماد نہیں کیا جائیگا.

واللہ اعلم .